ثلاث رسائل في الصلوٰة وفضل صوم رمضان وقيامه

نماز اور روزہ کی فضیلت

www.KitaboSunnat.com

تألیف

الشیخ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ

الناشر

مرکز الدراسات الاسلامیۃ

129/15-L میاں چنوں (ملتان) پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ثلاثة رسائل فی الصّلوٰۃ وفضل صوم رمضان وقیامہ

نماز اور روزہ کی فضیلت

تألیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ

الرئیس العام لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد
بالریاض

الناشر

مرکز الدراسات الاسلامیۃ

129/15-L میاں چنوں (ملتان) پاکستان

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثلاث رسائل فی الصلوٰۃ

فضل صوم رمضان وقیامہ

طبع ———————— اوّل

تعداد ———————— ایک ہزار

طابع ———————— ادارۃ السلفیہ حاجی آباد۔ فیصل آباد

طبع فی المطبعۃ العربیۃ

۳۰۔ لیک روڈ انارکلی لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحب الفضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ
(سعودی عرب) فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

وبعد نشکر لکم عنایتکم بترجمۃ وطبع الرسائل المذکورہ ونسأل اللہ و لکم التوفیق والعون علیٰ کل خیر وفق اللہ الجمیع!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مُہر

عبد العزیز بن باز

۱۷، ٤، ۹۹

ہمارے رسالوں کا ترجمہ اور ان کے شائع کرنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے حضور دُعا گو ہیں کہ ہمیں عمل کی توفیق دے اور ہر کارِ خیر پہ ہمارا تعاون فرمائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقریظ میں

فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی

حفظہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ وکفی وصلاۃ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

وبعد۔ فقد طلب الی الاخ الفاضل الشیخ حافظ محمد اسلم الباکستانی الطالب بکلیۃ القرآن الکریم والدراسات الاسلامیۃ بالجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ النبویۃ الشریفۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام للنظر والتصحیح للترجمۃ المبارکۃ التی قام بہا الاخ المذکور من اللغۃ العربیۃ الی اللغۃ الاردیۃ و ہی لغۃ مسلمی الہند والباکستان للرسائل المہمۃ لسماحۃ العلامۃ والد الجمیع الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز الرئیس العام لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد بالریاض وفقہ اللہ تعالیٰ لکل خیر واطال بقاءہ لمصالح الاسلام والمسلمین۔ آمین۔

ولقد حاول الاخ المذکور جزاہ اللہ تعالیٰ خیرالجزاء وبارک فی عملہ ہذا وغیرہ ان ینقل ہذہ المعانی السامیۃ التی صدرت عن قلب رجل عظیم مخلص لہ جہود عظیمۃ ومساعی حمیدۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فی الدعوۃ الی اللہ فی داخل ھذہ البلاد المقدسۃ و خارجھا فی ھذہ الرسائل المبارکۃ الیٰ مسلمی الھند والباکستان وغیرھم ممن یفھم و یتکلم بھذہ اللغۃ الاسلامیۃ العظیمۃ وھی لغۃ اردو۔

الرسالۃ الاولیٰ۔ ھی ثلاث رسائل فی الصلوٰۃ قامت الجامعۃ الاسلامیۃ بنشرھا وتوزیعھا علی المسلمین الاولیٰ: کیفیۃ صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

والثانیۃ: کیفیۃ صلوٰۃ الجماعۃ۔

الثالثۃ: این یضع المصلی یدیہ بعد الرفع من الرکوع۔

الرسالۃ الثانیۃ . . فضل صوم رمضان وقیامہ۔ ولقد اجاد المترجم فی ترجمۃ ھذہ الرسائل اذنقل معانیھا الی اللغۃ الاردیۃ نا فادفیھا فی نظری مع ایرادہ الالفاظ السھلۃ غیر معقدہ حتی یفھم الخاصۃ والعامۃ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرالجزاء عن الاسلام و المسلمین۔

وختاما . ادعواللہ تعالیٰ واتضرع الیہ جل وعلا ان یجعلنا و ایاہ من دعاۃ الحق وانصارہ وحماتہ و ممن قال اللہ فیھم (قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی و سبحان اللہ وما انا من المشرکین) وصلی اللہ و بارک علیٰ عبدہ و رسولہٖ محمد و علیٰ اٰلہ و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحبه اجمعين۔

كتبه. الفقير الى مولاه

(الشيخ) عبد القادر بن حبيب الله السندى

المدرس بمعهد الحرم المكى الشريف

بالرئاسة العامة لشئون الحرمين

الشريفين بمكة المكرمة۔

حرر فى ۲۶/۵/۱۳۹۹ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

نماز اور روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہیں۔ نماز کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کی فرضیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے پاس بلا کر امت کے لئے فریضۂ نماز بطورِ ہدیہ عطا فرمایا۔ پھر قیامت کے دن حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہوگا۔ اسی طرح روزہ دار کے استقبال کے لئے بہشت بریں کا ایک الگ دروازہ بنایا گیا ہے جس کا نام "ریّان" ہے، اور روزے کی جزا اللہ تعالیٰ خود عطا کریں گے اور کسبِ تقویٰ کے لئے اسی روزہ کو بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

بد قسمتی سے اکثر مسلمان ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ سعودی عرب کے مفتی اعظم فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ نے نماز اور اسے باجماعت ادا کرنے کی اہمیت اور روزہ کی فضیلت کے متعلق دو الگ الگ پمفلٹ تصنیف فرمائے۔ ہم نے ان کا اردو ترجمہ کر کے قارئین کی سہولت کے لئے ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے۔

مقامِ مسرت ہے کہ ہمارا "ادارہ سلفیہ" اس کی طباعت واشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں نماز و روزہ کے اہتمام کی توفیق بخشے اور مفتیٔ اعظم سعودی عرب کی عمر میں برکت عطا کرے، اور ہم تمام کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ (آمین یا رب العلمین)

حافظ محمد اسلم
حاجی آباد، فیصل آباد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز کی کیفیت طریقہ نبوی ﷺ کے مطابق

یہ ہدیۂ خلوص الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ہراس مسلمان کی طرف ہے۔ جس کی خواہش ہے کہ میں اپنی نماز طریقۂ نبوی کے مطابق ادا کروں کیوں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے یہ فریضہ ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔" (بخاری)

۱۔ سب سے پہلے اچھی طرح طریقہ نبوی کے مطابق کامل وضو کرے اور وہ تمام فرائض وسنن بجالائے جن کا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ؐ نے حکم دیا ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے:

"ایمان والو، جب نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ کو دھو لیا کرو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ بھی اور سر کا مسح کیا کرو۔ اس کے علاوہ ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔"

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اذان کہی جائے اور نماز ادا کرنے سے پہلے اقامت کہی جائے۔"

۲۔ قبلہ رو کھڑے ہوکر اپنے دل سے فرض یا نفل ادا کرنے کی نیت کرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زبان سے ادا نہ کرے۔ کیوں کہ زبان سے نیت کرنا بدعت اور غیر مشروع ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا، اور نہ ہی آپؐ کے صحابہ کرامؓ سے یہ ثابت ہے۔ نمازی کو چاہیئے کہ اپنے آگے کسی چیز کو سترہ ضرور بنائے۔

۳۔ تکبیر تحریمہ یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے اور اپنی نگاہ سجدہ گاہ پر رکھے۔

۴۔ تکبیر تحریمہ کہتا ہوا اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اس طرح اٹھائے کہ ہاتھوں کی انگلیاں کانوں کے برابر ہوں۔

۵۔ دونوں ہاتھ سینے پر بایں طور باندھے کہ دائیں ہتھیلی بائیں پر رکھی ہو۔

۶۔ مسنون طریقہ کے مطابق یہ دعائے استفتاح پڑھے۔

"اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"

"اے اللہ! مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے، جس قدر مشرق سے مغرب دُور ہے، اور مجھے سفید کپڑے کی طرح گناہوں سے صاف کر دے۔ اے اللہ! میری کوتاہیوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو کر مجھے صاف کر دے۔"

یہ دعا بھی پڑھ سکتا ہے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! تو ہر ایک قسم کے عیوب سے پاک ہے۔ تعریف تجھے ہی زیب دیتی ہے۔ تیرا نام بابرکت اور تیری ذات بہت بلند و بالا ہے۔ اور تیرے علاوہ اور کوئی قابل عبادت نہیں۔"

اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھے، اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔ کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق (لا صلوٰۃ لمن لا یقرء بفاتحۃ الکتاب) جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اگرچہ امام کے پیچھے کیوں نہ ہو۔ اور آمین اونچی آواز سے کہے جب کہ امام باآواز بلند قرأت پڑھ رہا ہو۔ بعد ازیں قرآن مجید سے جو یاد ہو پڑھے۔

۷۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتا ہوا بایں طور رکوع کرے کہ اس کا سر پیٹھ کے برابر ہو اور گھٹنوں پہ ہاتھ اس طرح رکھے کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، نہایت ہی اطمینان و سکون سے رکوع کرے اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہے افضل یہ ہے کہ تین مرتبہ یا اس سے زیادہ بار کہے۔ اگر اس کے ساتھ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ) بھی پڑھتا ہے تو بہت اچھا ہے۔

۸۔ رکوع سے اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتا ہوا (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہے یہ تسمیع امام اور منفرد دونوں کے لئے ضروری ہے۔ اطمینان سے کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)۔

"اے اللہ! تیرے لئے بہت پاکیزہ تعریف ہے۔ آسمان وزمین بلکہ تیری مرضی کے مطابق تیری حمد وثنا ہو۔

مقتدی کے لئے تسمیع ضروری نہیں بلکہ وہ قومہ کی حالت میں (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) یہ دعا آخر تک پڑھے۔ رکوع کے بعد اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کیوں کہ اس کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے جیسا کہ وائل بن حجر اور سہل بن سعد سے مروی ہے۔

۹۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ کرے یاد رہے کہ گھٹنوں کو ہاتھ سے پہلے رکھے۔ اگر مجبوری ہو تو ہاتھ پہلے بھی ٹیکے جا سکتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُو اور ملی ہوئی ہوں۔ اور ان سات اعضاء پر سجدہ کرے۔

پیشانی ناک سمیت۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں کا اندرونی حصہ اور دونوں گھٹنے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى۔ تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہے اس کے ساتھ (سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي) بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ سجدہ میں بکثرت دعا مانگے کیوں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ رکوع میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم وتکریم کی جائے، اور سجدہ میں کثرت سے دعا کی جائے۔ سجدہ میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ دنیا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آخرت کی بھلائی مانگے۔ اس میں فرضی یا نفلی نماز کا کوئی فرق نہیں ہے۔ سجدہ میں اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو اپنی پنڈلیوں سے دُور رکھے اور کہنیوں کو زمین سے اٹھائے رکھے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سجدہ میں اعتدال کرو، درندے کی طرح اپنی کلائیوں کو مت بچھاؤ۔ (بخاری۔ ص ۸۷۵۔ ج ۱)

۱۰۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ سے اپنا سر اٹھائے۔ بائیں پاؤں کو پھیلا کر اس پر بیٹھے۔ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے، دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں اور گھٹنوں پر رکھے۔ اور یہ دعا پڑھے :

"رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ!"

"اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق اور عافیت دے اور میرے نقصان کو پورا فرما!"

سکون و اطمینان سے بیٹھے۔

۱۱۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے اس میں پہلے سجدہ کے مطابق تمام اعمال بجالائے۔ www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھائے اور چند لمحے بیٹھے۔ اسے جلسہ استراحت کہا جاتا ہے۔ یہ مستحب ہے اگر نہ بیٹھے تو گناہ نہیں۔ اس مقام پہ کوئی دعا نہ پڑھے، کیونکہ منقول نہیں۔

اپنے گھٹنوں کا سہارا لیتا ہوا دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اگر مجبوری ہو تو دونوں ہاتھ زمین پہ رکھ کر بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کی جو آیات یاد ہوں پڑھے اور وہ تمام امور بجالائے جو پہلی رکعت میں ادا کیے تھے۔

۱۳۔ اگر کسی نماز کی دو ہی رکعت ہیں۔ مثلاً نمازِ فجر، عیدین اور جمعہ وغیرہ تو تشہد بیٹھتے وقت اپنا بایاں پاؤں باہر نکالے اور دائیں کو کھڑا رکھے۔ اور زمین پر بیٹھ جائے۔ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اس طرح رکھے کہ گھٹنے کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتا رہے۔ انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کا حلقہ سا بنا کر اشارہ کرے تو اچھا ہے۔ دونوں طرح ہی ثابت ہے۔ پھر تشہد بیٹھ کر التحیات پڑھے:

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ٥ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"

"مالی اور جسمانی عبادات تمام اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ تعالےٰ کی رحمت و برکت ہو۔ ہم پر اور اللہ کے تمام بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی قابل عبادت نہیں، اور نیز حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے فرستادہ ہیں۔"

اس کے بعد درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔"

اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اسی قدر رحمت فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر رحمت فرمائی۔ کیوں کہ آپ ستودہ صفات اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ، حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم، آپ کی اولاد پر حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی طرح برکت فرمایئے۔ بلاشبہ آپ ہی تعریف کے لائق اور بزرگی والے ہیں۔"

اس کے بعد درج ذیل دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔"

"خدایا! میں جہنم اور قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور زندگی و موت اور دجال کے فتنہ سے بھی آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ اپنے والدین کی مغفرت اور دیگر خویش و اقارب کے لئے دعا مانگے۔ بعد ازیں دائیں بائیں "اَلسَّلَامُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہے۔

۱۴۔ اگر نماز کی تین یا چار رکعت ہیں تو دو رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر رفع الیدین کرتا ہوا کھڑا ہو جائے اور سینے پر ہاتھ باندھ کر بقیہ رکعات کو حسب سابق پورا کرے۔ پھر التحیات درود اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دے اس کے بعد "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" تین مرتبہ کہے اور درج ذیل دعائیں پڑھے۔

۱۔ "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"

"اے اللہ! آپ ہی سلامتی والے اور آپ ہی سے سلامتی ہوتی ہے۔ آپ کا نام بابرکت ہے، اور آپ ہی بزرگی اور عزت والے ہیں"

۲۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

"اللہ کے علاوہ کوئی قابل عبادت نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کے لئے بادشاہی اور تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے"

۳۔ "اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ۔"

"اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے آپ روک لیں اسے کوئی دینے والا نہیں، کسی بزرگ کی بزرگی آپ کے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی آپ کے علاوہ کوئی توفیق نہیں دے سکتا۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اچھی تعریف فضل و نعمت اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم خالص نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر اسے برا محسوس کریں۔

۴۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ایک مرتبہ۔

۵۔ آیۃ الکرسی۔ سورۃ الناس۔ سورۃ الفلق۔ سورۃ الاخلاص۔ مغرب اور فجر کے بعد ان سورتوں کو تین تین بار پڑھے۔ یہ تمام وظائف سنت ہیں فرض نہیں۔

واللہ ولی التوفیق وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد بن عبد اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ باحسان الی یوم الدین!

رئیس الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرسالۃ الثانیۃ

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ نماز باجماعت ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں، کیوں کہ بعض علماء نے اس سلسلہ میں سہل انگیزی سے کام لیا ہے بنا بریں ضروری تھا کہ ہم اس کی اہمیت بیان کریں، اور اس میں سستی کرنے سے جو نتائج مرتب ہوتے ہیں وہ عوام کے سامنے رکھیں مسلمان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ ایسے معاملہ میں سستی کرے، جس کی عظمت اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ؐ نے بیان کی ہے۔ قرآن مجید میں کثرت سے نماز کا ذکر آیا ہے اس پر پابندی کرنے اور اسے باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز اس کے ادا کرنے میں سستی کرنا منافقین کی صفات سے ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

"حَافِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰى وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِيۡنَ"

"نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیانی نماز کا خیال رکھو اور اللہ کے لئے فرمانبردار بن کر قیام کرو"

اور فرمایا:

"اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

یہ آیت نماز کے باجماعت واجب ہونے پر صریح نص ہے۔ اگر صرف اس کا اہتمام ہی مقصود ہو اور جماعت کی اہمیت پیش نظر نہ ہو تو "وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ" کا معنیٰ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ اقامت الصلوٰۃ کا تو پہلے ہی حکم دے دیا ہے۔ اسی طرح بحالتِ جنگ بھی نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ"

"جب آپ جنگ کی حالت میں مجاہدین کے ساتھ موجود ہوں تو نماز باجماعت کا اس طرح اہتمام کریں کہ ایک گروہ مسلح ہو کر آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ جب وہ سجدہ کر لے تو مسلح مجاہدین پیچھے حفاظت کریں۔ پھر دوسرا گروہ آئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی، وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کریں اور اپنے بچاؤ اور اسلحہ کا بھی خیال رکھیں۔"

اگر کوئی انسان جنگ کے علاوہ عام حالات میں نماز باجماعت ادا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کرنے سے سستی کرتا ہے تو ان مجاہدین کو تو بالاولیٰ رعایت ہونی چاہیئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی نماز جماعت سے ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے تو معلوم ہوا کہ نماز با جماعت ادا کرنا ہی ضروری ہے۔ اور کسی کو بغیر عذر کے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"لقد هممت ان امر بالصلوٰة فتقام ثم امر رجلا ان يصلي بالناس ثم انطلق برجال معي حزم من حطب الى قوم لا يشهدون الصلوٰة فاحرق عليهم بيوتهم"

"جو لوگ نماز باجماعت سے پیچھے رہتے ہیں اُن کے خلاف آپؐ نے تادیبی کارروائی کرنے کا اس طرح پروگرام بنایا تھا کہ ایک آدمی لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں چند آدمیوں کے ساتھ لکڑی کے گٹھے لے کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں۔"

دوسری روایت میں ہے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں "ہمارے عہد میں نماز با جماعت سے منافق پیچھے رہتا تھا یا بیمار۔ مریض بھی کسی کے سہارے سے مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہونے کی کوشش کرتا تھا۔ ہمیں اللہ کے رسولؐ نے ہدایت کے طریقے سکھلائے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس مسجد میں اذان دی جائے وہاں جماعت کے لئے ضرور حاضر ہونا چاہیئے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مزید فرمایا کہ :

"جس کو یہ بات پسند لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسلام کی حالت میں ملے، وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے۔"

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو رشد و ہدایت کے طریقے بتائے ہیں نمازوں پر حفاظت کرنا انہی طریقوں سے ہے۔ اگر تم مساجد کو چھوڑ کر گھر میں ہی نماز پڑھنے لگ جاؤ تو تم نے نبیؐ کی سنت کو ترک کر دیا اور گمراہی کے راستے پر چل پڑے۔" بلاشبہ جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد میں آتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم کے عوض نیکی دیتا ہے، درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال سے برائی دھو دیتا ہے۔ ہم نے اپنے عہد میں دیکھا کہ نماز سے وہی انسان پیچھے رہتا تھا جو واضح طور پر منافق ہو۔ مریض آدمی بھی آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد میں آتا اور نماز باجماعت ادا کرتا۔"

(مسلم شریف) www.KitaboSunnat.com

مسلم شریف میں آیا ہے کہ ایک نابینا آدمی نے اللہ کے رسولؐ کے پاس آ کر عرض کی، "یا رسول اللہ، مجھے کوئی لانے والا نہیں، کیا میرے لئے اجازت ہے کہ میں گھر میں نماز ادا کروں؟" آپؐ نے فرمایا، "کیا تو اذان سنتا ہے؟" اس نے کہا "ہاں!" آپؐ نے فرمایا تیرے لئے کوئی اجازت نہیں۔ اذان سن کر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرو۔"

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث ہیں۔ جو نماز باجماعت ادا کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ مسلمان پر واجب ہے کہ اس کا اہتمام کرے۔ اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اولاد خویش و اقارب، پڑوسی اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس کی تلقین کرے تاکہ اہلِ نفاق سے مشابہت نہ ہو، جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے۔

"اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا"

"بے شک منافق لوگ اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس مکر و فریب کا بدلہ دے گا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو نہایت ہی سست، لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ کو برائے نام ہی یاد کرتے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ نہ مومن مردوں کے ساتھ، نہ ہی کافروں کے ساتھ بلکہ بین بین رہتے ہیں۔ جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لئے رشد و ہدایت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔"

اب جب حق واضح ہو گیا اور با دلائل اس کا ثبوت مل گیا تو کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس راستہ سے روگردانی کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبرؐ کی اتباع کا حکم دیا ہے، شخصیت پرستی سے روکا ہے:

"فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَحْسَنُ تَاْوِيْلاً ‘‘

’’ اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کر بیٹھو تو اس کا حل کتاب و سنت سے تلاش کیا جائے۔ اگر تمہارا اللہ اور یوم آخرت پر یقین ہے تو یہی کام تمہارے لئے نتیجے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔‘‘

دوسرے مقام پر فرمایا:

’’ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ‘‘

’’ جو لوگ اللہ کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں دنیا میں ابتلاء و آزمائش یا آخرت میں دردناک عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔‘‘

جو نماز باجماعت ادا کرنے میں فوائد ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، خاص کر باہمی تعاون اور تعارف، ایک دوسرے کو نصیحت اور صبر کی تلقین کرنے کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ جاہلوں کی تعلیم کا انتظام اور نفاق سے بُعد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم اور اس کے اسلام کی طرف دعوت و تبلیغ کا بھی اچھا موقع ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جن میں ہماری دینی اور دنیوی فلاح مضمر ہو۔ اور ہمیں برے کام اور نفس کی شرارتوں، کفار و مشرکین کی مشابہت سے بچائے انہ جواد کریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ و صلی اللہ وسلم وبارک علیٰ نبینا محمدٍ وآلہٖ وصحبہٖ!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

الرسالۃ الثالثہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و علیٰ آلہ و اصحابہ۔

اکثر احباب نے سوال کیا ہے کہ نمازی رکوع کے بعد اپنے ہاتھ کہاں رکھے؟ تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق قرآن و حدیث کی روشنی میں کچھ وضاحت کر دی جائے۔

قرآن و حدیث سے جو معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھتے، اور اسی کا صحابہ کرامؓ کو حکم دیتے۔ امام بخاریؒ نے یہ باب باندھا ہے:

"وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ"

پھر اس کے بعد یہ حدیث لائے ہیں۔

"کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنیٰ علی ذراعہ الیسریٰ فی الصلوٰۃ" (عن سہلؓ بن سعد)

"لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھیں"

ابو حازم فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی طرف منسوب ہے۔ یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کی مشروعیت پر (خواہ رکوع سے پہلے ہو یا بعد) یوں دلالت کرتی ہے کہ سہل بن سعدرضہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو دور نبوی میں حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں کلائی پر رکھیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ رکوع میں نمازی کے لئے مسنون یہ ہے کہ اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھے، سجدے کی حالت میں زمین پر ٹکائے اور جلسہ استراحت اور تشہد میں اپنے رانوں اور گھٹنوں پر رکھے۔ بس اب حالتِ قیام ہی باقی رہ جاتی ہے جس کا ذکر حضرت سہلؓ بن سعد نے فرمایا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نمازی کے لئے قیام کے وقت یہی مشروع ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھے، خواہ رکوع سے پہلے ہو یا بعد میں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام سے پہلے یا بعد کی تفریق ثابت نہیں۔ وائل بن حجرؓ کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں جب بھی کھڑے ہوتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھتے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

> "حضرت وائل نے تکبیر تحریمہ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپؐ دائیں ہاتھ، بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے ہوئے تھے۔"

اس میں بھی رکوع سے پہلے یا بعد کی کوئی تفریق نہیں بلکہ اس میں ہر دو حالتوں کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ امام بخاریؒ کے اس باب کے تحت (باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوٰۃ) لکھتے ہیں:

"ای فی حال القیام"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی "قیام کی حالت میں" (کان الناس یؤمرون) یہ مرفوع کا حکم رکھتا ہے کیوں کہ حکم دینے والے اللہ کے نبی ہیں (علی ذراعه) کلائی کی جگہ کا تعین نہیں کیا گیا، اور حضرت وائل رض کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

"ثم وضع يده اليمنى على ظهر كفه اليسرى والرسغ والساعد"

اس کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے اور مسلم میں بھی ہے لیکن یہ زیادتی نہیں۔ "الرسغ" اس جوڑ کو کہتے ہیں جو کلائی اور ہتھیلی کے درمیان ہوتا ہے۔ اس حدیث میں ہاتھ رکھنے کے محل کا بھی تعین نہیں کیا گیا جو ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ اپنے سینے پر رکھتے۔ جس روایت میں ناف کے نیچے رکھنے کا بیان ہے اس کی سند کمزور ہے۔ دانی نے اس حدیث کے مرفوع ہونے پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوحزم کا وہم ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صحابی رض کا یہ کہنا کہ "ہم اس بات کا حکم دیئے جاتے تھے" یہی اس کے مرفوع ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے ہے کہ ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔ حکم دینے والے اللہ کے رسول ص کے علاوہ اور کون ہیں۔ ابن مسعود رض سے ہے کہ فرماتے ہیں "مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ میں اپنا بایاں ہاتھ دائیں پر رکھے ہوئے تھا تو آپ ص نے میرے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا۔" یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ اگر یہ حدیث مرفوع ہوتی تو ابوحازم "لا اعلمه" نہ کہتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے صراحت کا قصد کیا ہے اسے مرفوع نہیں بلکہ حکماً مرفوع کہتے ہیں۔ اس ہیئت کی حکمت علماء نے یہ بیان کی ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس میں سوال کرنے والے کی عاجزی اور انکساری مقصود ہے اور یہ خشوع کے بھی قریب ہے۔ امام بخاریؒ نے اسی بات کو ملحوظ رکھا اور باب خشوع کے بعد بیان کیا۔ نیز دل نیت کا محل ہے اور جس چیز کی حفاظت مقصود ہوتی ہے۔ انسان اپنے ہاتھ اس پر رکھتا ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کوئی خلاف نہیں۔ یہی قول جمہور صحابہ رضؓ اور تابعینؒ کا ہے۔ اور اسی کو امام مالکؒ نے مؤطا میں بیان کیا ہے۔ اور ابن القاسم نے امام مالکؒ سے نماز کی حالت میں ہاتھ چھوڑنے کو روایت کیا ہے۔ اور امام مالکؒ کے اکثر اصحاب اسی طرف گئے ہیں۔ بعض نے نفلی اور فریضہ میں فرق کیا ہے، اور بعض نے ہاتھ باندھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ ابن حجرؒ نقل کرتے ہیں کہ یہ اس وقت ہے جب دانستہ آرام کی نیت سے ہاتھ باندھے (حافظ ابن حجرؒ کی عبارت کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے)

اس میں ہمارے اس مسئلہ کی خوب وضاحت ہو گئی ہے۔ ابن عبدالبر نے یہ کہا ہے کہ "بائیں ہاتھ کو قیام کے وقت دائیں سے پکڑنا" یہ اکثر علماء کا قول ہے یہ بھی دونوں حالتوں کو شامل ہے کیوں کہ ابن عبدالبر نے کوئی تفریق نہیں کی جو امام موفق نے "المغنی" میں امام احمدؒ سے روایت کیا ہے کہ وہ نمازی کے لئے رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ دینے یا باندھنے کا اختیار دیتے تھے" اس کی کوئی شرعی توجیہ معلوم نہیں ہوتی بلکہ سابقہ احادیث سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حالتوں میں ہاتھ باندھنا ہی ثابت ہے۔ اسی طرح بعض احناف نے رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑنے کو جو راجح لکھا ہے، اس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی کوئی توجیہ نہیں۔ کیونکہ مذکورہ احادیث کے خلاف ہے۔ استحسان اس وقت معتبر ہوتا ہے جب صحیح احادیث کے خلاف نہ ہو۔

ابن عبدالبر نے اکثر مالکیہ سے جو ارسال کی افضلیت نقل کی ہے، اس سے مراد رکوع اور اس کے بعد دونوں حالتیں ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ صحیح حدیثوں کے خلاف ہے، اور جمہور اہل علم کے بھی خلاف ہے۔ وائل بن حجر اور ھلب الطائی کی حدیث سے نماز میں قیام کی حالت میں ہاتھ باندھنا ثابت ہے جس کو حافظ ابن حجرؒ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سندیں بھی صحیح ہیں۔ وائل بن حجرؓ کی حدیث کو امام ابن خزیمہؒ نے نقل کر کے اس پر صحت کا حکم لگایا ہے جیسا کہ علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں نقل کیا ہے۔ دوسری حدیث جو ھلب سے مروی ہے، اسے امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ امام ابو داؤدؒ نے حضرت طاؤس سے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے جو حضرت وائل اور حضرت ھلب سے مروی حدیث کی تائید کرتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ امام ابو داؤد نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ "سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جائیں" تو اس کا جواب حافظ ابن حجر نے اسے ضعیف کہہ کر دیا ہے۔ کیوں کہ اس میں عبدالرحمن بن اسحٰق کوفی الواسطی نامی ایک راوی ہے، جو اہل علم کے نزدیک ضعیف اور غیر معتبر ہے۔ اسے امام احمد، ابو حاتم اور ابن معین کے علاوہ دیگر علماء نے بھی ضعیف کہا ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث کہ "ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جائیں" وہ بھی ضعیف ہے کیوں کہ اس میں بھی یہی راوی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی عبدالرحمن بن اسحٰق موجود ہے۔ شیخ ابوطیب محمد شمس الحق نے عون المعبود میں کہا ہے کہ حضرت ھلب، حضرت وائل بن حجر اور حضرت طاؤس سے مروی حدیث سینے پر ہاتھ باندھنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہے اور یہی حق ہے اور ناف کے اوپر یا نیچے ہاتھ باندھنے کے متعلق حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ بھی ثابت نہیں۔ واقعی ہاتھ باندھنے کے متعلق افضل یہی حکم ہے جو عون المعبود میں ذکر کیا گیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ علامہ محمد ناصرالدین البانی نے اپنی کتاب "صفۃ الصلوٰۃ" صفحہ ۱۴۵ کے حاشیہ پر یہ ذکر کیا ہے کہ "میں اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کرتا کہ رکوع کے بعد کھڑے ہوکر سینے پر ہاتھ باندھنا ایک ایسی بدعت ہے جس کے بارے میں احادیث میں کچھ بھی ثابت نہیں، اگر اس کا کوئی ثبوت ہوتا تو کتب احادیث میں اس کا ضرور ذکر ہوتا۔ اگرچہ ایک ہی طریقہ سے ہو۔ نیز ائمہ سلف میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کیا اور نہ ہی ہماری معلومات کے مطابق کسی امام یا محدث نے اس کا ذکر کیا ہے۔" تو اس کا جواب کئی طرح سے ہے۔

۱۔ علامہ البانی کا اس فعل پر بدعت اور گمراہی کا حکم لگانا، یہ واضح غلطی ہے کسی اہل علم نے اسی طرح نہیں کہا۔ حالانکہ یہ بات جو انہوں نے کہی ہے، صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ ہمیں علامہ موصوف کے علم و فضل اور وسعتِ نظر اور حدیث کے ساتھ والہانہ عقیدت میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم میں برکت کرے لیکن اس مسئلہ میں انہوں نے واضح طور پر غلطی کی ہے ہر عالم کی بات کو لیا بھی جا سکتا ہے۔ اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے جیسا کہ امام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مالکؒ نے فرمایا ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسی ہستی ہیں جن کی بات حرف آخر ہوتی ہے ۔ یہ بات علامہ کی قدر و منزلت میں کمی نہیں کرتی بلکہ انہیں ایک اجر یا دو اجر کی مستحق قرار دیتی ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ سے ، مجتہد کے متعلق یہ مروی ہے کہ اگر اس کا اجتہاد درست نکلا تو دو اجر ہیں ، بصورتِ دیگر ایک اجر کا مستحق ہوگا ۔

۲ ۔ حضرت سہل رضؓ اور حضرت وائل بن حجر رضؓ کی احادیث پر جو غور کرتا ہے تو ان سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا جائے اور اسی طرح رکوع کے پہلے کیا جائے کیوں کہ حدیث میں کوئی تفصیل نہیں ، بلکہ قیام کے وقت مطلقاً ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے نیز حضرت سہلؓ کی حدیث میں حکماً فرمایا گیا ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جائے اس میں بھی تفصیل نہیں ۔ جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں مسنون یہ ہے کہ رکوع کے وقت ہاتھ گھٹنوں پر ہوتے اور سجدے کے وقت زمین پر اور بیٹھنے کی حالت میں گھٹنوں اور رانوں پر رکھے جائیں ۔ اب ایک ہی حالت باقی رہتی ہے وہ قیام ہے جس میں ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے ۔ یہی حضرت سہلؓ کی حدیث میں بیان ہوا ہے ، حضرت وائل بن حجر رضؓ کی حدیث تو واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ نماز میں قیام کے وقت دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھے ہوئے تھے اس کو امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے ۔ یہ لفظ ہر دو حالتوں کو شامل ہیں ، خواہ رکوع سے پہلے ہو یا بعد ۔ جو فرق کرتا ہے اسے چاہیئے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلیل سے ثابت کرے۔

۲۔ علماء نے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کی حکمت بیان کی ہے کہ یہ خشوع و خضوع کے زیادہ قریب ہے۔ یہ حکمت دونوں حالتوں میں ہونی چاہیئے اس میں فرق کرنا درست نہیں اگر صریح نص آجائے تو فرق کیا جاسکتا ہے۔

اور جو ہمارے بھائی علامہ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں اور اگر اس کا اصل ہوتا تو ضرور منقول ہوتا، اگرچہ ایک ہی طریقہ سے ہو۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت سہل رض اور وائل رض کی احادیث میں واضح طور پر دلالت موجود ہے۔ اور جو رکوع کے بعد قیام کو اس حکم سے خارج کرتا ہے اسے چاہیئے کہ دلیل سے ثابت کرے۔ اور حضرت علامہ موصوف کا یہ فرمانا کہ ائمہ سلف سے ثابت نہیں اور نہ ہی کسی نے عملاً کیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ تمام ائمہ رکوع کے بعد قیام کی حالت میں دائیں کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اگر اس کا برخلاف ثابت ہوتا تو ضرور منقول ہوتا۔ کیونکہ احادیث اس بات پر واضح دلیل ہیں کہ قیام کے وقت ہاتھ چھوڑنے کے بجائے سینے پر باندھے جائیں، خواہ رکوع سے پہلے ہو یا بعد میں۔ امام بخاری کے باب کا مطلب بھی یہی ہے۔ جیساکہ حافظ ابن حجر رح نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔ سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے قیام کے وقت ہاتھ چھوڑنا ثابت ہی نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ضرور منقول ہوتا جیساکہ صحابہ کرام رض نے نماز کی ہر ادا کو بیان کیا ہے۔

ابن عبدالبر رح نے بھی یہی ذکر کیا ہے کہ حضور علیہ السلام سے ہاتھ باندھنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ اور کوئی چیز ثابت نہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسے برقرار رکھا ہے اور کسی سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں۔ جو ہم نے ذکر کیا ہے وہ علامہ موصوف کے فرمان کے خلاف دلیل ہے۔ اگر اصولِ حدیث پر غور و خوض کیا جائے تو ہمارے بیان کردہ مسئلے کی تائید ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور انہیں معاف فرمائے۔ عین ممکن ہے ہماری اس وضاحت کے بعد علامہ موصوف اپنے موقف سے رجوع فرمالیں۔ کیوں کہ حق بات مومن کی ایک گم شدہ چیز ہے، جہاں سے بھی ملے وہ لے لیتا ہے۔ اور حق بات ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا اور اس کے حصول کے لئے پوری کوشش کرتا ہے، اور اس کی وضاحت کرنے میں بھی کوئی کمی نہیں کرتا اور پھر لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیتا ہے۔

(ضروری تنبیہ)

ہم نے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے اور انہیں سینے پر رکھنے کا جو مطلقاً بیان کیا ہے اس کا تعلق وجوب سے نہیں بلکہ یہ سنت ہے۔ اگر کوئی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتا ہے رکوع سے پہلے یا بعد یا سینے پر نہیں باندھتا تو اس نے افضلیت کو ترک کر دیا ہے۔ البتہ اس کی نماز صحیح ہے۔ مسلمان کے شایانِ شان نہیں کہ اس قسم کے مسائل کو بنیاد کر آپس میں نزاع یا قطع تعلق کی فضا پیدا کرے، اگرچہ بعض علماء کے نزدیک ہاتھ باندھنا واجب ہے۔ جیسا کہ علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں ذکر کیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر ضروری یہ ہے کہ آپس میں خیر خواہی اور مل بیٹھنے کی فضا پیدا کریں، تقویٰ پرہیزگاری کو اپنائیں، دلیل کے ساتھ حق کی وضاحت کریں، اور اپنے دلوں کو حسد و بغض سے پاک رکھیں۔ تفرقہ بازی سے اجتناب کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کا سبق دیا ہے، اور اختلاف و انشقاق سے منع فرمایا ہے:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا۔"

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں اختلاف نہ کرو۔"

حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتے ہیں۔

۱۔ صرف اس کی عبادت کی جائے اور کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کیا جائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا جائے اور اختلاف نہ کیا جائے۔

۳۔ جس آدمی کو تمہارا حاکم بنایا گیا ہے اسے نصیحت کی جائے اور اس کی بات کو مانا جائے۔

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ افریقہ میں رہنے والے ہمارے مسلمان بھائیوں نے اس مسئلے کو بنیاد بنا کر آپس میں ناراضگی اور قطع تعلقی کی فضا پیدا کی ہے۔ بلاشبہ یہ کام بُرا اور ناجائز ہے۔ انہیں چاہیئے کہ حق تعالیٰ کی پہچان کے لئے کوشش کریں، اور اس کے ساتھ ہی ساتھ محبت اور اخوت کو بھی برقرار رکھیں۔ صحابہ کرام رضہ اور علماء دین بھی فروعی مسائل میں اختلاف کرتے تھے۔ لیکن یہ نہیں کہ آپس میں قطع تعلقی کر لیں۔ کیوں کہ ان کا ہدف حق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو پہچاننا ہوتا تھا، جوں ہی دلیل مل جاتی اپنے موقف کو چھوڑ کر حق پر جمع ہو جاتے ۔ اگر دلیل نہ ملنے کی وجہ سے حق بات پوشیدہ رہتی تو کوئی دوسرے کو گمراہ نہ کہتا اور نہ ہی قطع تعلق کرتا اور نہ ہی اس کے پیچھے نماز ادا کرنا ترک کرتا۔ مسلمانو، ہم تمام کو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرتے ہوئے سلف صالحین کے طریقے پر چلیں اور حق کو پہچاننے کے لئے دلیل تلاش کریں اور محبت و اخوت کو بھی برقرار رکھیں ۔ محض فروعی اختلاف کی وجہ سے قطع تعلق نہ کر لیں۔ بعض اوقات دلیل پوشیدہ رہتی ہے، تو ہمیں چاہیئے کہ اپنے بھائی کو معذور سمجھیں اور اس کی مخالفت پر نہ اتر آئیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہدایت نصیب کرے، اور ہم تمام کو اپنے دین میں سمجھ دے اور اس پر ثابت قدم رکھے ۔ انه ولی ذلك والقادر علیه وصلی الله وسلم علیٰ نبینا محمد وآله وصحبه اجمعین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضل صوم رمضان وقیامہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزے کی فضیلت

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے تمام مسلمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مسلمانو! رمضان بابرکت مہینہ ہے۔ نوافل، تلاوتِ قرآن اور روزے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے پسند فرمایا ہے۔ یہ بخشش اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، اس میں صدقہ وخیرات واحسان کیا جائے۔ کیوں کہ اس ماہِ مبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر نیکی کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور برائیوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے، دعا قبول کی جاتی ہے، درجات بلند ہوتے ہیں، اور غلطیاں کوتاہیاں معاف کر دی جاتی ہیں۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر طرح طرح کے انعام واکرام کرتا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے روزے کو دینِ اسلام کا مستقل رکن بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ نے روزے رکھے اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اور آپؐ کا فرمان ہے کہ جو ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھے گا، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح جو رات کو ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اس کے بھی گناہ دھو دیئے جائیں گے اس مہینہ میں ایک ایسی رات ہے جس کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے بڑھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرہے، جو اس کی خیر و برکت سے محروم رہ گیا وہ نہایت ہی بدبخت اور بد قسمت ہے۔ اس لئے نیک نیتی سے اس کی تعظیم کی جائے، اور اس کے قیام و صیام کی حفاظت کے لئے کوشش کی جائے اور بڑھ چڑھ کر نیکی کے کام کیے جائیں اور سچی توبہ کی طرف جلدی کی جائے۔ اور ایک دوسرے کا تعاون کیا جائے اور باہمی نیکی کا حکم کیا جائے اور برائی سے روکا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اجر عظیم اور عزت و تکریم سے نوازے۔

رمضان کے روزوں میں بہت فوائد اور بہت حکمتیں ہیں۔ مثلاً نفس پاک ہو جاتا ہے۔ اچھا اخلاق اور بہترین کردار اور اچھی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بخل، تکبر، بری خصلتیں اور غرور جیسی بدترین عادتوں سے نجات مل جاتی ہے۔ انسان میں صبر و بردباری، جود و سخاوت آجاتی ہے اور وہ ایسے کام کرنے کا عادی بن جاتا ہے جن سے اللہ راضی ہوتا اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے کہ میں اس کی بارگاہ کا محتاج ہوں، اس کی رحمت کے بغیر چارہ نہیں۔ نیز اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ فقیر اور مساکین لوگوں کی کیا ضرورتیں ہیں؟ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دوسروں کی ضرورت کو پیش رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ!"

"ایمان دارو، اللہ تعالیٰ نے تم پر اسی طرح روزہ فرض کیا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر تھا تاکہ تم خدا ترس بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح طور پر فرما دیا ہے کہ روزہ فرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ حصولِ تقویٰ کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔ تقویٰ عبارت ہے اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت سے۔ یعنی صدقِ قلب اور ذوق وشوق سے ایسے کام کئے جائیں جن کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کام نہ کریں جن سے روکا گیا ہے۔ اسی تقویٰ سے انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے غضب سے بچاتا ہے۔ گویا روزہ تقویٰ کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے، اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ نے اس کے فوائد بتائے ہیں۔ حدیث میں ہے:

"یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء"۔

"نوجوانو، جو تم میں سے طاقت رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ شادی کرے۔ کیوں کہ یہ آنکھ کو باحیاء اور باعفت اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے، کہ یہ اس کے لئے ڈھال ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ نے بیان کیا ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور انسان کی پاکیزگی اور عفت کے لئے وسیلہ ہے۔ یہ اس لئے کہ شیطان انسان کے رگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وریشہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ جب کہ روزہ شیطانی اثر کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ روزہ دار اللہ کی یاد میں مشغول رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے ایمان کا غلبہ مضبوط اور شیطان کا تسلط کمزور پڑ جاتا ہے۔ روزے کی وجہ سے اطاعت میں اضافہ اور گناہوں میں کمی ہوتی ہے۔ روزہ کا یہ فائدہ بھی ہے کہ انسان کا بدن پاک اور صحت مند ہو جاتا ہے۔ اس بات کا بہت سے اطباء نے اعتراف بھی کیا ہے، اور بہت سی بیماریوں کے لئے روزے کو انہوں نے ضروری قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
www.KitaboSunnat.com

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ"

"رمضانِ مبارک وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے، جس میں راہنمائی کے کھلے طریقے ہیں اور جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ جو اس مہینے میں موجود ہو، اسے چاہیئے کہ روزہ رکھے اور جو مریض یا سفر پر ہو، اسے حساب سے دوسرے دنوں کے روزے رکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تنگی کا ہرگز خواہاں نہیں۔ تاکہ تم اس گنتی کو پورا کرو۔ اور چونکہ تمہیں ہدایت دی ہے اس لئے اس کا شکریہ اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہا کرو۔"

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے فرمایا:

"بنی الاسلام علیٰ خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت۔"

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں یعنی (۱) گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی قابلِ عبادت نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

مسلمانو، روزہ ایک صالح عمل ہے اور اس کا ثواب بہت عظیم ہے۔ بالخصوص رمضانِ مبارک کا روزہ، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اور اسے کامرانی و کامیابی کے لئے ایک عظیم سبب قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ فرماتے ہیں:

"یقول اللہ کل عمل ابن آدم له الحسنة بعشر امثالها الیٰ سبع مائة ضعف الا الصیام فانه لی وانا اجزی به انه ترک شهوته وطعامه وشرابه من اجلی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کے ہر اچھے عمل میں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک کا اضافہ کیا جاتا ہے، لیکن روزہ، اس کا میں خود ہی اجر دوں گا۔ کیوں کہ روزہ دار نے شہوت، کھانا اور پینا محض میرے لئے ترک کیا ہے۔"

دوسری حدیث میں ہے:

"للصائم فرحتان فرحة عند فطره و فرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك۔"

"روزہ دار کے لئے دو مسرتیں ہیں۔ ایک تو جب افطار کرتا ہے، اور دوسری جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ روزے دار کے منہ سے جو بُو آتی ہے وہ اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔"

نیز آپؐ نے فرمایا:

"اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وسلسلت الشياطين۔"

"جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔"

دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اذا کان اول لیلة من رمضان صفدت الشیاطین و مردة الجن وفتحت ابواب الجنة فلم یغلق منها باب وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب و ینادی منادی یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر و لِلّٰہِ عتقاء من النار و ذلك كل ليلةٍ"

"جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو سرکش جن اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے، جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں کہ پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے تمام دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں اور پھر کسی دروازے کو کھولا نہیں جاتا منادی کرنے والا کہتا ہے، "اے خیر کے طالب ذرا آگے بڑھ، اور شر پھیلانے والے اب تو بس کر" اور اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرتا ہے، اور یہ معاملہ ہر رات چلتا رہتا ہے"

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ فرماتے ہیں :

"اتاکم رمضان شهر برکة یغشاکم الله فیه فینزل الرحمة ویحط الخطایا ویستجیب فیه الدعاء ینظر الله تعالیٰ الی تنافسکم فیه ویباهی بکم ملئكته فاروا من انفسکم خیرًا فان الشقی من حرم فیه رحمة الله"

"کہ جب تمہارے پاس رمضان جیسا بابرکت مہینہ آتا ہے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ گناہ معاف کر دیتے ہیں، دعا قبول فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے ذوق وشوق کو دیکھتے ہیں۔ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔ پس تم بھی اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کو بھلائی دکھاؤ۔ بے شک وہ نہایت ہی بدبخت ہے جو اس مہینے میں اللہ کی رحمت سے محروم رہا۔"

نسائی کی ایک روایت میں ہے۔

"ان اللہ فرض علیکم صیام رمضان وسننت لکم قیامہ ومن صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔"

"اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض اور رات کا قیام مباح قرار دیا ہے۔ جو خلوصِ دل اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھتا ہے، اور قیام کرتا ہے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ آج ہی

قیامِ رمضان کے متعلق کوئی حد متعین نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی وقت مقرر نہیں فرمایا۔ بس قیامِ رمضان کے متعلق شوق ہی دلایا ہے، اور نہ ہی رکعات کی تعیین کی ہے۔ اور جب آپؐ سے قیام اللیل کے متعلق سوال ہوا۔ تو آپؐ نے فرمایا دو دو پڑھی جائیں۔ جب صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر تمام کو وتر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے۔ اس سے رکعات کے متعلق توسع معلوم ہوتا ہے۔ پس جو شخص بیس پڑھ کر تین وتر پڑھتا ہے تو بھی مضائقہ نہیں جیسا کہ دس رکعات اور تین وتر پڑھنے پر چنداں حرج نہیں، اور جو شخص آٹھ رکعات کے بعد تین وتر پڑھے، وہ بھی درست ہے۔ اور جو کمی بیشی کرتا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن افضلیت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل میں ہے۔ آپؐ نے آٹھ رکعات اور تین وتر نہایت خشوع اور خضوع سے پڑھے ہیں اور آہستہ آہستہ قرآن کی تلاوت کی ہے۔ حدیث میں ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کے رسولؐ قیام اللیل کے وقت گیارہ رکعات سے زائد نہ پڑھتے تھے۔ رمضان ہو یا اس کے علاوہ پہلے چار پڑھتے اور نہایت ہی خشوع وخضوع سے پھر چار رکعات ادا کرتے۔ آخر میں تین وتر پڑھتے۔"

حدیث میں یہ بھی آیا ہے:

"کان یصلی من اللیل عشر رکعات یسلم من کل اثنین ویوتر بواحدۃ۔"

"کہ رات کو جوڑا جوڑا دس رکعات پڑھتے، آخر میں ایک وتر ادا کرتے۔"

آپؐ سے دوسری احادیث میں یہ بھی ثابت ہے کہ تہجد کے وقت اس سے کم ادا کرتے، جب کہ بعض اوقات تیرہ رکعات کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ یہ تمام حدیثیں قیام اللیل کے متعلق توسع پر بیّن دلیل ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اس میں کوئی حد متعین نہیں کی گئی یہ صرف اللہ کا فضل ہے، اور اس کی رحمت ہے، اس نے اپنے بندوں پر آسانی کی ہے کہ ہر کوئی اپنی استطاعت کے مطابق ادا کرے۔ اور پھر یہ توسع عام ہے، رمضان کا مہینہ ہو یا اس کے علاوہ!

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ قیام رمضان اور دیگر نمازوں میں خشوع اور خضوع، رکوع اور سجدے میں حضورِ قلب اور طمانیت نہایت ہی ضروری ہے۔ اسی طرح قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے اور جلدی نہ کی جائے۔ یہ تمام چیزیں نماز کی روح ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ۔"

"بے شک وہ مؤمن فلاح یافتہ ہیں جو اپنی نمازوں میں خشوع اور خضوع کرتے ہیں۔"

حضور علیہ السلام کا فرمان ہے۔

"جعلت قرة عيني في الصلوٰة!"

"نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے!"

اور آپؐ نے ایک آدمی کو فرمایا تھا، جس نے نماز ادا کرتے وقت لاپرواہی کی تھی، کہ "جب تو نماز کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے کامل وضوء کر۔ پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ، اس کے بعد قرآن کی تلاوت کر، بعد ازیں مطمئن ہو کر رکوع کر، پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا، پھر مطمئن ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر سجدہ کر، پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر مطمئن ہو کر دوسرا سجدہ کر۔ اسی طرح باقی نماز ادا کر!"

بہت سے لوگ نماز تراویح اس طرح ادا کرتے ہیں کہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اطمینان اور سکون سے ادا کرتے ہیں۔ بلکہ کوّے کی طرح ٹھونگے مارتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں یہ چیز جائز نہیں اور نہ ہی اس کی نماز درست ہے۔ کیوں کہ طمانیت اور سکون نماز کا رکن ہے۔ اس کے بغیر نماز ہی درست نہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔ اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ:

"چوری کے لحاظ سے سب سے بدترین وہ انسان ہے جو نماز چراتا ہے"

صحابہ رضہ نے سوال کیا کہ "نماز کو چرانے کا کیا معنیٰ ؟ آپؐ نے فرمایا کہ "نہ رکوع پورا کرتا ہے اور نہ ہی سجدے کو صحیح طور پر بجالاتا ہے"

اور آپؐ سے یہ بھی ثابت ہے کہ جس نے نماز میں جلدی کی تھی، آپؐ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا تھا۔ مسلمانو، نماز کی تعظیم کرو اور اسے شریعت کے مطابق بجالاؤ، اور اس مبارک مہینے کو غنیمت سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا جوئی کے لئے عبادت میں مصروف رہو اور اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں جلدی کرنی چاہیئے کیوں کہ یہ بہت ہی بابرکت مہینہ ہے۔ اس لئے نہایت ہی شوق اور ذوق سے اللہ کی عبادت کی جائے۔ اس مہینے میں نماز، صدقہ و خیرات، تسبیح و تحلیل اور نہایت ہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غور و خوض سے قرآن مجید کی تلاوت کی جائے، اور ہر وقت توبہ و استغفار اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں مصروف رہنا چاہیئے اس کے ساتھ ہی ساتھ یتیموں، مسکینوں، غریبوں اور بیواؤں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور مروّت سے پیش آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ اس مہینے میں بہت سخاوت کرتے تھے۔ ہمیں بھی آپؐ کی اقتداء کرتے ہوئے فقراء کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ بھی روزہ رکھنے کے لئے کسی کے محتاج نہ ہوں، اور اپنے روزوں کو گناہوں کی آلائش سے محفوظ رکھیں۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے:

"من لم یدع قول الزور والعمل به والجهل فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه"

"جو انسان روزے کی حالت میں جھوٹی باتوں اور گناہ کے کاموں سے باز نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ خواہ مخواہ بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔"

اور آپؐ کا یہ بھی فرمان ہے:

"الصیام جُنّة فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابه احد فلیقل انی امرؤ صائم!"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"روزہ ایک ڈھال ہے، جب کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیئے کہ نہ تو گالی گلوچ کرے اور نہ ہی بیہودہ کلام کرے، اگر کوئی اسے برا بھلا کہتا ہے تو کہہ دے کہ "میں روزے دار ہوں"۔"

اور آپؐ کا یہ بھی فرمان ہے:

"ليس الصيام عن الطعام والشراب انما الصيام من اللغو والرفث!"

"روزہ صرف کھانے پینے کو ترک کرنے ہی کا نام نہیں بلکہ لغو بیہودہ بات اور جماع سے بھی باز رہنے کا نام روزہ ہے"

اسی طرح آپؐ کا فرمان ہے:

"من صام رمضان وعرف حدوده وتحفظ ممّا ينبغي له ان يتحفظ منه كفّر ما قبله"

"جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور ضروری چیزوں سے پرہیز کیا، اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"اذا صمت فليصم سمعك وبصرك و لسانك عن الكذب والمحارم ودع اذى الجار وليكن عليك وقار وسكينة ولا تجعل يوم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صومك ويوم فطرك سواءً۔

"جب تو روزہ رکھے تو تیری آنکھ اور کان کا بھی روزہ ہونا چاہیئے اور تیری زبان پر بھی کنٹرول ہونا چاہیئے۔ جھوٹ اور حرام چیزوں سے بچنا چاہیئے۔ پڑوسی کو تکلیف نہ دی جائے اور تجھ پر وقار اور اطمینان ہو، اور اپنے روزے کے دن اور دوسرے دنوں کو برابر نہ کر۔"

سب سے اہم چیز یہ ہے کہ پانچ نمازوں کو بروقت ادا کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ شہادتین کے بعد نماز کا درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔

"نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیانی نماز کا خیال رکھو، اور اللہ کے لئے نہایت ہی خشوع اور خضوع سے قیام کرو۔"

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔"

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر نظر رحمت کی جائے۔"

اس طرح کی اور بہت سی آیات ہیں جن سے نماز کی اہمیت واضح ہوتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے فرمایا کہ :

"ہمارے اور کفار کے درمیان جو عہد و پیمان ہے وہ نماز ہے۔ جو اسے ترک کرے گا وہ کافر ہے۔"

اور آپؐ سے یہ بھی ثابت ہے کہ "اس کی حفاظت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن روشنی اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہیں کرے گا، اس کے لئے نہ روشنی ہوگی اور نہ ہی نجات پائے گا بلکہ اس کا حشر فرعون، ھامان، قارون اور ابیّ بن خلف جیسے سرکشوں کے ساتھ ہوگا۔"

آدمیوں کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کریں کیوں کہ حدیث میں ہے :

جو اذان سننے کے بعد نماز باجماعت نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں، البتہ کوئی شرعی عذر ہو تو اور بات ہے۔

اسی طرح آپؐ کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور گزارش کی کہ میرا گھر دُور ہے اور مجھے کوئی لانے والا بھی نہیں۔ کیا میرے لئے گھر میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا "کیا تو اذان سنتا ہے؟" اس نے کہا "جی ہاں!" آپؐ نے فرمایا کہ "لبیک کہتا ہوا نماز باجماعت ادا کر۔"

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے عہد میں نماز باجماعت سے وہی پیچھے رہتا تھا جو واضح طور پر منافق ہوا۔

اللہ کے بندو، اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور اسے باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرو۔ رمضان اور اس کے علاوہ دیگر مہینوں میں بھی اس کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پابندی کرو تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش اور دو چند اجر کے مستحق بن جائیں ـــــ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی سے محفوظ رہیں۔ اور منافقین کی خصلتوں سے بھی محفوظ رہیں۔

نماز کے بعد سب سے اہم فریضہ زکوٰۃ ہے۔ جو اسلام کا تیسرا رکن ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا ہے اس لئے اس کی بھی تعظیم کی جائے۔ اور اس کے ادا کرنے میں ہرگز سستی نہ کی جائے ۔ نیز خلوصِ نیت اور دِل کی کشادگی سے محتاج لوگوں کو دی جائے ـــــ اور یہ بھی معلوم ہو کہ زکوٰۃ ہمارے مال کی پاکیزگی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فقراء کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا“

”ان کے مال و دولت سے زکوٰۃ لے کر انہیں پاک اور تزکیہ نفس کیجئے“

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر فرمایا :

”اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ“

”اے آل داؤد، اللہ کا شکریہ بجالاؤ۔ کیوں کہ شکر گزار بندے کم ہوتے ہیں“

حدیث میں ہے، آپؐ نے جب حضرت معاذؓ بن جبل کو گورنر بنا کر یمن بھیجا تو فرمایا کہ ”تو اہل کتاب کے پاس جانے والا ہے، انہیں شہادتین کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دعوت دینا۔ اگر اسے مان لیں تو انہیں پانچ نمازوں کی تلقین کرنا۔ اگر وہ بھی تسلیم کر لیں تو انہیں زکوٰۃ کے متعلق سمجھانا جو کہ ان کے مال دار لوگوں سے وصول کر کے وہاں تنگ دست لوگوں پر تقسیم کی جائے۔ اس سلسلہ میں ان کے بہترین مال کی طمع نہ کرنا، اور مظلوم کی آہ سے بچنا، کیوں کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔"

مسلمان کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں فقیروں کی خبرگیری اور ان پر خرچ کرنے میں فراخ دلی سے کام لے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کی رضا کا مستحق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے راستہ میں خرچ کرنے والوں سے بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے:

"وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا"

"جو بھی اپنے لئے تم آگے بھیجو گے، اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر اور اجر کے لحاظ سے اسے بڑا پاؤ گے۔"

"وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ!"

"جو بھی تم کسی چیز سے خرچ کرو پس وہ بدلا دیتا ہے اس کا اور وہ بہتر رزق دینے والا ہے۔"

اے بندگانِ خدا، ان تمام امور سے اجتناب کرو جو تمہارے روزے کو مجروح کر دیں، اور اللہ کے غضب اور اجر میں کمی کا باعث بن جائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سود، زنا، چوری، کسی کو ناجائز قتل کرنا یا کسی کا مال کھا جانا، کسی کی عزت پر حملہ کرنا، معاملات میں دھوکہ دینا، امانت میں خیانت کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قطع رحمی، بخل، قطع کلامی، شراب نوشی، غیبت، چغلی، جھوٹ، جھوٹی گواہی، بے بنیاد دعوے، جھوٹی قسم، داڑھی منڈانا یا کترانا، مونچھیں لمبی کرنا، غرور، ٹخنوں کے نیچے تہبند کرنا، گانے سننا، سگرٹ پینا، فضول کاموں میں لگے رہنا، عورتوں کا بے پردہ پھرنا اور اجنبیوں سے میل جول رکھنا، کافروں کی عورتوں سے مشابہت کرنا۔ الغرض ہر اس چیز سے اجتناب کیا جائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ یہ تمام گناہ ہر وقت اور ہر جگہ ہی قابل مذمت ہیں۔ لیکن ماہِ رمضان میں بالخصوص اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب کا باعث ہیں۔ کیوں کہ رمضان کی عظمت اور اس کی حرمت بہت عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندو، اس سے ڈرتے رہو، اور اس کی اطاعت پر پابند رہو، ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو، نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہو تاکہ عزت اور نجات سے سرفراز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے غضب سے محفوظ رکھے، اور ہمارے روزے اور نوافل قبول کرے، اور مسلمانوں کے حکام کی اصلاح کرے تاکہ ان کے ذریعے دین کی سربلندی ہو، اور دین کے دشمن ذلیل و خوار ہوں۔ اور ہم تمام کو اللہ تعالیٰ دین میں سمجھ اور ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائے اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ وصلے اللہ وسلم وبارک علی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدہٖ ورسولہٖ نبینا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ ومن سار
علیٰ نہجہ الیٰ یوم الدین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہٗ!

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
الرئیس العام لادارات البحوث العلمیۃ
والافتاء۔

08158

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

منشوراتنا

١. فضل صوم رمضان وقيامه : لسماحة الشيخ عبد العزيز بن باز حفظه الله

٢. ثلاث رسائل فی الصلاة : لسماحة الشيخ عبد العزيز بن باز حفظه الله

٣. اقامة البراهين على حكم من استغاث بغير الله او صدق الكهنة والعرافين۔ لسماحة الشيخ عبد العزيز بن باز حفظه الله

٤. الجواب المفيد فی حكم التصوير : لسماحة الشيخ عبد العزيز بن باز حفظه الله

٥. رسالة تبحث فی مسائل الحجاب والسفور۔ لسماحة الشيخ عبد العزيز بن باز حفظه الله

www.KitaboSunnat.com

٦. مواقف اليهود من الاسلام و فضل الجهاد والمجاهدين لسماحة الشيخ عبد العزيز بن باز حفظه الله

يطلب من

مكتب الدعوة الاسلامية

بابر بلاک ○ نیو گارڈن ٹاؤن ○ لاہور (پاکستان)